بسم اللہ الرحمن الرحیم
ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام
مع
رفع حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانی
تالیف
علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب
(ایم اے عربی، پی ایچ ڈی عربی - فاضل بغداد یونیورسٹی عراق
فاضل جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف)
ناشر: اویسی بک سٹال
جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ایکس بلاک
پیپلز کالونی گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام

مع

رفع حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانی

تالیف

علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب

(ایم اے عربی، پی ایچ ڈی عربی - فاضل بغداد یونیورسٹی عراق

فاضل جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف)

ناشر: اویسی بک سٹال

جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ایکس بلاک

پیپلز کالونی گوجرانوالہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ
وعلیٰ اٰلک واصحابک یاحبیب اللہ

نام کتاب .... ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام مع رفع
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانی
تصنیف .... پروفیسر ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب
مرتب و پروف ریڈنگ .... محمد نعیم اللہ خاں قادری
کمپوزنگ ....رضوی کمپوزنگ سنٹر مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ
صفحات ۱۶
تعداد .... گیارہ سو
طبع اول .... ستمبر ۲۰۰۵ء
ہدیہ .... 8 روپے
ناشر .... اویسی بک سٹال پیپلز کالونی گوجرانوالہ
باہتمام ....شیخ محمد سرور اویسی Mob : 0333-8173630

ملنے کا پتے :

❁ ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور ❁ شبیر برادرز لاہور ❁ مکتبہ جمال کرم لاہور
❁ فرید بک سٹال لاہور ❁ مسلم کتابوی لاہور ❁ مکتبہ فیضان اولیاء کاموکی
❁ مکتبہ فیضان مدینہ میلاد چوک ڈنگہ ❁ مکتبہ فیضان مدینہ لالہ موسیٰ ❁ رضا بک شاپ شاہ حسین روڈ گجرات ❁ مکتبہ قادریہ گوجرانوالہ ❁ مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ
❁ مکتبہ مہریہ رضویہ ڈسکہ

جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر اسلام

مومن پورہ داروغہ والا لاہور

ظہور حضرت امام مهدی علیه السلام

احادیث کے آئینے میں

حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت سیدنا رسول اللہ ﷺ کے خاندان گرامی سے تعلق رکھتے ہوں گے آپ کا ظہور قرب قیامت میں ہوگا۔ ظالم و جابر حکمرانوں کے بعد وہ خلافت راشدہ کو بحال کریں گے ان کا دارالحکومت بیت المقدس ہوگا۔ ان کے ظہور کے بارے میں متواتر احادیث موجود ہیں۔

ان کے ظہور، اوصاف، علامات، کردار اور دیگر امور کے بارے میں ذخیرہ احادیث میں بہت کچھ ذکر ہے۔ آیئے ان احادیث کی روشنی میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی شخصیت سے متعارف ہوں۔

حدیث نمبر ا۔ حضرت ابوسعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "اَلْمَهْدِیُّ مِنِّی، اَجْلَی الْجَبْهَةِ، اَقْنَی الْاَنْفِ یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّ عَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَ ظُلْمًا وَ یَمْلِکُ سَبْعَ سِنِیْنَ"

(مشکوۃ قدیمی کتب خانہ کراچی۔ ابوداؤد کتاب المهدی)

مہدی میری اولاد سے ہوں گے۔ نہایت کھلی پیشانی والے ہوں گے ان کی ناک اونچی باریک اور درمیان سے تھوڑی سے کبڑی ہوگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسے پہلے جو ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی وہ سات سال تک حکومت کریں گے۔

حدیث نمبر ۲۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْمَهْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ۔

(مشکوۃ قدیمی کتب خانہ کراچی: ابوداؤد کتاب المھدی باب حدثنا عمرو)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے مہدی میری آل سے ہوں گے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔

حدیث نمبر۳۔ ترمذی کی روایت میں ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہمیں ڈر تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نئی چیز نہ پیدا ہو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

إِنَّ فِيْ أُمَّتِي الْمَهْدِيَّ يَخْرُجُ يَعِيْشُ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا. قُلْنَا وَمَاذَاكَ قَالَ سِنِينَ قَالَ فَيَجِيْءُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِيْ أَعْطِنِيْ قَالَ فَيَحْثِيْ لَهُ فِيْ ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ۔

(مشکوۃ ۴۷۱ قدیمی کتب خانہ کراچی۔ ترمذی ۴/۵۶ کتاب الفتن باب حدثنا محمد بن بشار)

میری امت میں مہدی ظاہر ہوگا پانچ یا سات یا نو جیئے گا۔ ہم نے پوچھا کیا پانچ یا سات یا نو تو آپ ﷺ نے فرمایا سال آپ ﷺ نے فرمایا حضرت مہدی کے پاس کوئی آدمی آئے گا اور کہے گا اے مہدی مجھے دو مجھے دو تو آپ اس کے کپڑے میں کھلے ہاتھوں سے اتنا ڈال دیں گے جتنا وہ اٹھا سکے گا۔ (ترمذی ابواب فتن باب ماجاء فی المھدی)

حدیث نمبر۴۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''يَكُوْنُ خَلِيْفَةٌ مِنْ خُلَفَائِكُمْ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ يَحْثُو الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ'' (مسلم ۴/۲۲۳۵، کتاب الفتن، باب لاتقوم الساعۃ)

تمھارے خلفاء میں سے آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوں گے ڈھیروں مال دیں گے اور گنتی نہیں کریں گے۔

حدیث نمبر۵:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

يَكُوْنُ فِی اُمَّتِیْ الْمَهْدِیُّ اِنْ قَصَرَ فَسَبْعٌ وَالَّا فَثَمَانٍ وَالَّا فَتِسْعٌ تَنعَمُ اُمَّتِیْ فِیْهَا نِعْمَةً لَمْ یَنعَمُوْا مِثْلَهَا یُرْسِلِ السَّمَاءُ علیهم مِدْرَارًا و لَاتَدخِرُ الْاَرْضُ شَیْئًا مِن النَّبَاتِ وَالْمَالُ یَوْمَئِذٍ كُدُوسٌ یَقُوْمُ الرَّجُلُ یَقُوْلُ یَا مَهْدِیُّ اَعْطِنِی فَیَقُوْلُ خُذْ۔(الحاوی۲/۶۰ مکتبہ نوریہ مجمع الزوائد۷/۳۱۸)

میری امت میں مہدی ہوں گے اگر تھوڑا وقت رہے تو سات سال ورنہ آٹھ سال ورنہ نو سال میری امت اس دوران اتنی خوشحال ہوگی کہ اتنی کبھی خوشحال نہ ہوئی ہوگی آسمان ان ہر موسلا دھار، بارش کی طرح رزق بہائے گا، زمین نباتات میں سے کوئی چیز ذخیرہ کر کے نہیں رکھے گی مال کا ڈھیر لگا ہوگا۔ایک آدمی کھڑا ہوگا اور کہے گا اے مہدی مجھے دے وہ کہیں گے پکڑ۔

حدیث نمبر۶:۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔"یَخْرُجُ فِیْ آخِرِ اُمَّتِی الْمَهْدِیُّ یَسْقِیْهِ اللّٰهُ الْغَیْثَ وَتُخْرِجُ الْاَرْضُ نَبَاتَهَا وَیُعْطِی الْمَالَ صِحَاحًا وَتَكْثُرُ الْمَاشِیَةُ وَتَعْظُمُ الْاُمَّةُ یَعِیْشُ سَبْعًا اَوْ ثَمَانِیًا."(مستدرک الحاکم:۴/۵۵۸)

میری امت کے آخر میں مہدی ظاہر ہوں گے ان کو اللہ تعالیٰ بارش سے سیراب کرے گا اور زمیں اپنی نباتات نکال دے گی۔سب کو برابر مال دیں گے جانور زیادہ ہوں گے اور امت بڑی ہوگی وہ سات یا آٹھ سال رہیں گے۔

حدیث نمبر۷:حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

یَلِیْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اِسْمُهُ اِسْمِیْ ۔(ترمذی۴/۵۵) کتاب الفتن باب ماجاء فی المھدی)

میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی والی بنیں گے ان کا نام میرے نام کے مطابق ہو گا۔

حدیث نمبر۸:حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

''لَاتَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰی يَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَاطِئُ اسْمُهٗ اِسْمِيْ''

(مشکوۃ ۴۷۰۔ ترمذی ۴/۵۵ کتاب الفتن باب ماجاءفی المھدی۔)

اس وقت تک دنیا نہیں ختم ہوگی یہاں تک میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی عرب کا مالک بن جائے گا وہ میرا ہم نام ہوگا۔

اس حدیث شریف میں عرب کے ساتھ عجم بھی شامل ہیں یہ عرب کے تابع ہے اس کے لیے اس کا تذکرہ نہیں کہا گیا۔ جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ایک حدیث میں پورے روئے زمین کا ذکر ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل شام کے غرق ہوجانے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰه عِندَ ذٰلِکَ رَجُلًا من عترة الرسول ﷺ فی اثنی عشر الفاً اِنْ قَلّوا او خَمسةَ عَشَرَ الفاً اِن کثُروا اَمَارَتُهم او علامتهم اُمِت امت علی ثلاث رایات یقاتلهم اهلُ سبعِ راياتٍ لیس مِن صاحبِ رايةٍ الاوهو يَطمَعُ بالملک فَيَقْتَتِلُونَ و يَهْزِمُونَ ثم يَظهَرُ الهَاشمی فيَرُدُّ اللّٰه الی الناس اُلفَتَهُم و نِعمَتَهُم فیکونُون علی ذالِکَ حتّٰی يخرُجَ الدَّجَال۔

(العرف الوردی فی اخبار المھدی ۲/۶۲ مکتبہ نوریہ مستدرک الحاکم ۴/۵۵۳)

پھر اللہ تعالیٰ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل سے ایک آدمی باراں ہزار کے لشکر میں بھیجے گا اگر تھوڑے ہوئے یا پندرہ ہزار کے لشکر میں بھیجے گا اگر زیادہ ہوئے ان کی نشانی امت امت ہوگا ان کے پاس تین جھنڈے ہوں گے ان سے سات جھنڈوں والے جنگ کریں گے۔ ان سات جھنڈوں والوں میں سے ہر ایک ہی حکومت کا خواہاں ہوگا پس وہ جنگ کریں اور شکست کھا جائیں گے پھر وہ ہاشمی ظاہر ہوگا اللہ تعالیٰ لوگوں کی طرف الفت اور نعمت واپس لوٹا دے گا وہ اسی حال پر ہوں گے یہاں تک کہ دجال نکل آئے گا۔

حدیث نمبر ۹:۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمُ الْمَهْدِيْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا

فَیَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَآءُ تَکْرِمَۃَ اللّٰہِ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃَ ۔ (مشکوۃ ۴۸۰ قدیمی کتب خانہ کراچی) حضرت عیسیٰ بن مریم علیھما السلام اتریں گے مسلمانوں کے امیر مھدی آپ سے کہیں گے آؤ ہمیں نماز پڑھاؤ وہ کہیں گے نہیں اس امت کی شرافت کے پیش نظر تم میں سے بعض بعض کے امام ہیں۔

حدیث نمبر ۱۰:۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لَاتَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ تُقَاتِلُ عَلَی الْحَقِّ حَتّٰی یَنْزِلَ عِیْسَی عَلَیْہِ السَّلَامِ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ بِبَیْتِ الْمَقْدِسِ ، یَنْزِلُ عَلَی الْمَھْدِیِّ فَیُقَالُ، تَقَدَّمْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ فَصَلِّ بِنَا فَیَقُوْلُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃُ امراءُ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ ۔ (مشکوۃ ۴۸۰ العرف الوردی ۲/۸۳ مکتبہ نوریہ)

میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر جہاد کرتا رہے گا یہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام طلوع فجر کے وقت بیت المقدس میں اتریں گے۔ آپ حضرت امام مہدی کے پاس اتریں گے آپ سے کہا جائے گا اے اللہ تعالیٰ کے نبی آگے بڑھو اور ہمیں جماعت کراؤ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے یہ امت بعض بعض کے لیے امام ہین۔

حدیث نمبر ۱۱۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یَلْتَفِتُ الْمَھْدِیُّ وَ قَدْ نَزَلَ عِیْسَیٰ ابْنُ مَرْیَمَ کَاَنَّمَا یَقْطُرُ مِنْ شَعْرِہِ الْمَاءُ فَیَقُوْلُ الْمَھْدِیُّ تَقَدَّمْ صَلِّ بِالنَّاسِ فَیَقُوْلُ عِیْسٰی. اِنَّمَا اُقِیْمَتِ الصَّلَاۃُ لَکَ فَیُصَلِّیْ خَلْفَ رَجُلٍ مِنْ وُلْدِیْ. (الحاوی للفتاوی ۲/۸۱ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

حضرت مہدی توجہ کریں گے ادھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اتر چکے ہوں گے یوں لگے گا جیسے ان کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔ مہدی انہیں کہیں آگے بڑھو لوگوں کو جماعت کراؤ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تکبیر آپ کے لیے پڑھی گئی ہے۔ پس وہ میری اولاد میں سے ایک شخص کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

حدیث نمبر ۱۲۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّایَوْم لَطَوَّلَ اللّٰہُ ذٰلِکَ الْیَوْمَ حَتّٰی یَبْعَثَ فیہ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ بَیْتِی یُوَاطِئُ اسْمُہٗ اِسْمِیْ وَ اسْمُ اَبِیْہِ اِسْمُ اَبِیْ یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلاً کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا۔ (الحاوی الفتاوی:۲/۵۸)

اگر دنیا میں سے صرف ایک دن ہی باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے لمبا فرمائے گا یہاں تک کہ اس میں میری اہل بیت سے ایک آدمی کو بھیجے گا ان کا نام میرے نام پر ہو اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسے پہلے ظلم وستم سے بھری تھی۔

حدیث نمبر ۱۳۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

یَخْرُجُ المَھدی وعلی راسِہ عِمَامَۃٌ فیھا مُنَادٍ یُنَادِی ھٰذَا المَھْدِیُّ خَلِیْفَۃُ اللہ فَاتَّبِعُوْہ: (العرف الوردی فی اخبار المھدی:۲/۶۱ مکتبہ نوریہ فیصل آباد۔)

مہدی کا ظہور ہوگا ان کے سر پر عمامہ ہوگا اس میں ایک منادی اعلان کرے گا یہ مہدی ہیں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں ان کی اتباع کرو۔

حدیث نمبر ۱۴:۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

لَن تَھلِکَ اُمَّۃٌ اَنَا فِی اَوَّلِھَا و عیسی بن مریمَ فِی آخِرھا والمَھدیُّ فِی وسطھا۔

ہرگز وہ امت ہلاک نہیں ہوگی جس کے اول میں میں ہوں جس کے آخر میں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور جس کے درمیان ہیں حضرت مہدی علیہ السلام ہیں۔

یہاں وسط سے مراد آخر سے قبل ہے۔ حقیقی وسط مراد نہیں ہے چنانچہ حضرت امام مہدی پہلے آئے ہوئے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے اور وہ امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں۔

چنانچہ ابن ماجہ کی ایک روایت جس کا مطلب ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی امام مہدی

ہیں وہ متواتر احادیث کے خلاف ہیں اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے جیسا کہ ابن حجر نے فتح الباری شرح بخاری ۶ /۴۹۳ ۴۹۴ پر وضاحت کی ہے انھوں نے لکھا ہے ابو الحسن الخسعی الامیری نے مناقب شافعی میں لکھا ہے۔

تَوَاتَرَتِ الاَخبَارُ بِاَنَّ المهدی مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَ اَنَّ عیسیٰ یُصَلِّی خَلفَه۔

اس بارے میں احادیث متواتر ہیں کہ حضرت مہدی اسی امت میں سے ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ حضرت امام مہدی کے بارے میں بیس سے زائد احادیث کے علاوہ بہت سے آثار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ جنھیں مرفوع ہی کہا جا سکتا ہے کیونکہ اس بات کا اجتہاد سے تعلق نہیں ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے وہ فرامین جو کسی دینی مسئلہ کے متعلق ہوں اور ان میں اجتہاد کا دخل نہ ہو تو ان کے بارے میں یہی جانب راجح کہ انھوں یہ ارشادات رسول اکرم ﷺ ہی سے سنے ہوں گے اگر چہ انھوں نے اس بات کی وضاحت نہیں کی۔

شیعہ امامیہ کے نزدیک یہ بات طے شدہ ہے کہ محمد الحجۃ ہی امام مہدی ہوں گے۔ جوان کے خیال کے مطابق عراق کے شہر سامرا کی غار میں چھپ گئے تھے یہ ان کے خروج کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ بندہ نے بھی سامرا میں وہ مقام دیکھا ہے جو شیعہ نے بزعم خویش ان کے چھپنے کا بنا رکھا ہے حضرت امام علی ھاوی کے روضہ شریف کے احاطہ کے کونے میں ہے۔ لیکن اس بات کا حقیقت کے ساتھ تعلق نہیں ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق مزید مطالعہ کے لیے کتب احادیث کا باب اخبار المھدی پڑھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ امام سیوطی کی کتاب العرف الوردی لاخبار المھدی۔ شیخ عبد الفتاح کی التصریح بما تواتر فی نزول المسیح شیخ غماری کی اقامۃ البرھان فی نزول عیسیٰ فی آخر الزمان۔ شیخ محمد بن جعفر کتانی کی نظم المتناثر من الحدیث المتواتر قاضی شوکانی کی التوضیح فی تواتر ما جاء فی المھدی المنتظر والدجال والمسیح۔ حافظ ابو نعیم کی اربعین اور سعید حوی کی الاساس فی فقہ السنۃ کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

رفع حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفع کی بحث دو قسم کی ہے۔ پہلی یہ بحث ہے کہ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وفات سے قبل رفع جسمانی ہوا یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع روحانی سے قبل آپ کا وصال ہو چکا تھا۔

دوسری بحث یہ ہے کہ آخر زمانے میں وہ نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے یا نازل نہیں ہوں گے۔

جہاں تک پہلی بحث کا تعلق ہے تو یہ ایک فروعی مسئلہ ہے جس کا اقرار یا انکار نہ تو کفر ہے اور نہ ہی ضلال ہے۔ حیات و وفات کا یہ مسئلہ زمانہ قدیم سے مختلف فیہ چلا آ رہا ہے۔ لیکن اس میں راجح اور غالب مسلک یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور انہیں زندہ آسمانوں پر اُٹھا لیا گیا ہے اور قائلین رفع روحانی کی ہر دلیل کا پختہ جواب موجود ہے۔ چونکہ یہ مسئلہ فروعی ہے اور اس کا اقرار یا انکار کفر و ضلال نہیں ہے اور خود مسلمانوں کا ایک قسم کا اختلافی مسئلہ ہے۔ اس کی بحث ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔ قادیانی اس بحث کو بطور آلہ استعمال کرتے ہیں اور ایک سازش کے تحت اصولی مسائل سے فروعی مسئلہ کی طرف لوگوں کو متوجہ کرتے ہیں۔ لہٰذا ایک گمراہ اور خارج از اسلام فرقہ کا جائزہ لیتے ہوئے اس فرقہ کے متعلق اصولی مسائل پر تحقیق کرنی چاہیئے کہ جن کی وجہ سے ان کا کفر لازم آیا ہے نہ کہ وہ مسئلہ کہ جس کو مان لینا اور نہ ماننا ہر ایک کفر و ضلال نہیں ہے۔ ان کو ہی مقصود بنا لیا جائے۔

رسالہ قصۃ المسیح بین رفع روح و جسدہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر دلائل دیئے گئے ہیں (اگرچہ ان میں سے ہر دلیل کا قوی جواب ہے اور بعض دلائل تو کمزور اور غیر معقول ہیں)

چلو اگر ہم ایک لحظہ کیلئے فرض کر لیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام رفع سے قبل فوت ہو گئے تھے تب بھی مرزا قادیانی کا مطلب حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ اس کا مقصد تو یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے تو دوبارہ ان کا نزول کیسا ہے اور وہ موعود نہیں ہو سکتے۔ اس طرح وہ اپنے موعود ہونے کا

راستہ ہموار کرتا ہے۔ لیکن وفات عیسیٰ علیہ السلام مان لینے سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے اور موعود ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ انبیاء علیہم السلام والصلوٰۃ کی موت محض ایک آن کیلئے ہوئی تا کہ کل نفس ذائقۃ الموت کا تقاضا پورا ہو جائے۔ پھر وہ ویسے ہی حیات حقیقی دنیاوی وجسمانی سے زندہ ہوتے ہیں۔ جیسے موت کی گھڑی آنے سے پہلے زندہ تھے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اِنْ تَاکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ"۔

(سنن ابن ماجہ، مشکوٰۃ) (مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ باب الجمعۃ)

بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے اجساد کو کھانا حرام کر دیا ہے پس اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہے اور رزق دیا ہے جاتا ہے۔

نیز فرمایا "اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ یُصَلُّوْنَ" (شرح الصدور)

انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔

لہذا وفات عیسیٰ علیہ السلام مان بھی لی جائے تو پھر بھی آپ مسیح موعود ہیں اس لئے کہ نبی زندہ واپس آسکتا ہے اور اگر کوئی حضرات انبیاء علیہم السلام کی وفات کو دوسرے لوگوں کی وفات کی طرح ہی مانے پھر بھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ تشریف لانا محال نہیں ہے۔ اس لئے کہ قرآن مجید میں جو فرمان خداوندی "حرام علی قریة اهلکناها انهم لا یرجعون" (پارہ ۱۷) کہ حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کیا کہ وہ نہیں لوٹیں گے یہ اس بستی کیلئے ہے کہ ان کا لوٹنا بعد از موت حرام ہے۔ ان کے علاوہ بعض افراد کو موت کے بعد دنیا میں آنا خود قرآن مجید میں ثابت ہے۔ (سورۃ بقرہ آیت ۲۵۹) میں

حضرت عزیز علیہ السلام کے بارے میں ہے "فاماته الله مائة عام ثم بعثه"۔ پس اللہ تعالیٰ نے عزیز علیہ السلام کو سو سال تک موت دی پھر آپ کو زندہ کر دیا۔ (سورۃ بقرہ آیت ۲۶۰) میں

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چاروں پرندوں کا ذکر ہے جنہیں آپ نے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پہاڑوں پر پھینک دیا۔ وہ پھر زندہ ہو گئے "ثم اجعل علی کل جبل منهن جزءً ثم ادعهن یاتینک سعیاً"۔ (بقرہ آیت ۲۶۰) پھر ان پرندوں کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر ان کو بلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے ہوئے۔ ایسے ہی قرآن مجید میں اور بھی کئی مثالیں ہیں

ثابت ہوا کہ غیر انبیاء علیہم السلام کا بھی بعد از موت رجوع محال نہیں ہے۔

لہذا عیسیٰ علیہ السلام کی موت اگر قبل از رفع مان لی جائے تب بھی مرزا قادیانی کیلئے مفید نہیں ہے بلکہ آپ ہی دوبارہ نازل ہو سکتے ہیں۔

چنانچہ مرزا قادیانی نے جو اپنی جھوٹی نبوت کے ثبوت کیلئے راستہ تلاش کیا اور رفع جسمانی اور روحانی کی بحث چھیڑی وہ بھی بند گلی میں ختم ہو گئی۔ اس نے پہلے تو یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ فوت ہو چکے ہیں لہذا ادھر واپس نہیں آسکتے۔ جب وہ نہیں آسکتے تو نزول سے مراد مثیل مسیح کا نزول ہے اور وہ میں غلام احمد ہوں۔

پہلی بات یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اگرچہ حق یہ ہے کہ فوت نہیں ہوئے فوت مان لینے سے بھی مرزا کا مقصد پورا نہیں ہوتا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور اس کا دوسرا قدم کہ مسیح سے مراد مثیل مسیح ہے تو یہ نصوص میں تحریف ہے۔ جس کا قول امت کے کسی محدث و مفسر نے بھی نہیں کیا اور اگر نزول سے مراد مثیل مسیح کا نزول ہوتا تب بھی مرزا جیسا کذاب اور مرتد مسیح کا مثیل کیسے بن سکتا ہے۔

یہ پہلی بحث تھی جس کا میں نے تمہید میں ذکر کیا۔ دوسری بحث اس مسئلہ میں نزول حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ہے اور یہ عقیدہ امت کا اجماعی ہے۔ یہ پہلی بحث رفع جسمانی یا روحانی کی طرح فروعی مسئلہ نہیں ہے اور نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ احادیث متواتر سے ثابت ہے۔ کتب احادیث صحاح ستہ وغیرہا میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مستقل ابواب ذکر کئے گئے ہیں اور یہ تواتر سے ثابت ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ رسالہ مذکورہ میں رفع روحانی کے جو دلائل ذکر کئے گئے ہیں یہ مسئلہ ایک فروعی مسئلہ ہے۔ اس لئے ان دلائل کے تفصیلی جواب سے پہلے میں نے اس مسئلہ کی نوعیت بیان کی ہے۔ مرزائی، قادیانی رفع روحانی یا جسمانی کا مسئلہ ڈھال کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور اپنے کفریات کی پردہ پوشی کرتے ہیں۔ ایک فروعی مسئلہ آگے لاتے ہیں اور اصولی مسئلہ کو پیچھے ہٹاتے ہیں۔

مسلمانوں کا جو مرزائیوں کیساتھ اصولی اختلاف ہے۔ وہ مرزا قادیانی کا ضروریات دین سے انکار ہے۔ عبارات ملاحظہ ہوں جن میں مرزا نے سچے مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بہتان اور الزام تراشی کی

عبارت نمبرا: یہود عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل اس کی نبوت پر قائم نہیں ہوسکتی۔ بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔ (اعجاز احمدی ص ۱۳)

(۲) کبھی آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو شیطانی الہام بھی ہوئے تھے۔ (اعجاز احمدی ص ۲۴)

(۳) ہم مسیح کو بے شک راستباز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے اچھا تھا۔ واللہ اعلم مگر وہ حقیقی منجی نہ تھا۔ (دافع البلاء ص ۳)

(۴) آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اس وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ (یعنی عیسیٰ بھی ایسوں کی اولاد ہے) ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنا ناپاک ہاتھ لگادے اور زنا کاری کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔ (رسالہ ضیمہ انجام آتھم ص ۷)

(۵) آپ کا خاندان بھی نہایت پاک ومطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔ (ضیمہ انجام آتھم ص ۷)

(۶) یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع مسیح کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔ (نوٹ کشتی ساختہ ص ۱۶)

نقل کفر کفر نہ باشد　　　　نعوذ باللہ من ذلک

حضرت عیسیٰ بن مریم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایسے الزام اور ان باتوں کی تکذیب جن کی حقانیت قرآن مجید کی آیات سے ثابت ہے یہ جھوٹے قادیانی کے کارنامے بندہ نے بغیر تبصرہ چند عبارات مرزا کی کتابوں سے باحوالہ نقل کی ہیں اور ایسے خرافات سے اس کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ جو مرزا کے کفر پر مہر ثبت کرتی ہیں۔ اپنے ان کفریات پر پردہ ڈالنے کیلئے مرزا رفع روحانی جسمانی کی بحث کا رُخ کرتا ہے جس مسئلہ کی اصولی مسائل کے مقابلہ میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ رفع جسمانی ثابت نہیں بلکہ قوی دلائل سے ثابت ہے۔ غرض یہ ہے کہ قادیانی پہلے کفر کے اندھیروں سے تو نکلیں پھر یہ فروعی بحثیں چھیڑیں۔

والسلام!

محمد اشرف آصف جلالی ۹۳۔۰۶۔۱۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔

مفتی صاحب میانی شریف اور مکتبہ علوم المرتضیٰ

علم وحکمت کے نیرّ تابان حضرت علامہ مفتی محمد رفیق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کی وفات حسرت آیات کی خبر ''روزنامہ نوائے وقت'' کی وساطت سے پہنچی۔خبر پڑھتے ہی اس سانحہ سے روح وقلب میں اضطراب پیدا ہوا۔متاع علم پر جہالت کی چیرہ دستیوں کا خطرہ مزید محسوس ہونے لگا اور روشن آفاق پر ظلمت کی یورشوں کے امکانات بڑھتے ہوئے دکھائی دیئے۔

بندہ اس وقت مرکزی جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف ضلع منڈی بہاؤ الدین میں ملک المدرسین حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس زیر تعلیم تھا جب مفتی صاحب اپنے صاحبزادہ مولانا مفتی محمد شفیق صاحب کو لیکر بھکھی شریف آئے۔دوسری مرتبہ زمانہ طالب علمی ہی میں ''میانی'' میں صد سالہ محفل میلاد النبی ﷺ میں قبلہ مفتی صاحب کی صدارت میں بندہ کو تقریر کیلئے مدعو کیا گیا تو بندہ حاضر ہوا اور ملاقات ہوئی۔تیسری مرتبہ جب بندہ بغداد شریف (عراق) سے تحصیل علم کے بعد واپس آیا اور پنجاب یونیورسٹی میں ڈاکٹریٹ کی تیاری کر رہا تھا تو مفتی صاحب سے ملاقات ہوئی۔۱۹۹۶ء کا سال ریسرچ کیلئے میرے بہت سے اسفار پر مشتمل تھا اسی دوران ۶ مارچ کو بندہ میانی میں مفتی صاحب کے پاس حاضر ہوا۔مفتی صاحب اور صاحبزادہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔چائے نوش کرنے کے بعد جب بندہ نے مدعا بیان کیا تو مفتی صاحب نے کمال شفقت سے دامن فراخ کر دیا۔فقہ حنفی کے مخطوط پر ریسرچ کے باعث مجھے فقہ

کے نادر مخطوطات کے حوالہ جات درکار تھے۔ جن کی خاطر میں نے روز وشب سفر کیے۔ آستانوں، خانقاہوں، قدیم مدارس، مکتبات اور علم وافتاء کے مراکز پر حاضری اور گرد وغبار میں اٹے بوسیدہ کاغذات پر سے مدہم روشنائی کے نیچے اپنے مقصد کی تلاش میرا معمول تھا۔ اس راہ میں میرے شوق کے خرمن پر بہت سے ورثاء کتب نے بجلی بھی گرائی۔ لیکن مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں مجھے کوئی بخل نظر نہ آیا بلکہ آپ نے میرے ذوق مطالعہ کی خوب میزبانی کی۔ مخطوطات سے بھری المباریاں میرے لئے کھول دی گئیں ان میں خانوادہ مفتیاں کا صدیوں کا علمی ذخیرہ تھا۔ بندہ نے خوب استفادہ کیا اور مکتبہ علوم المرتضٰی کی وسعتوں میں میں نے بہت کچھ پایا بلکہ حسب المفتین اور فتاوی الغرائب کے قلمی نسخے اپنے ساتھ بھکھی شریف مستعار لے آیا۔ پھر ۳۰ اپریل ۱۹۹۶ء کو مفتی صاحب کے پاس حاضر ہوا اور یہ مخطوطات واپس کیے۔ ایک مرتبہ بندہ استاذ العلماء حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی زیدمجدہ کے پاس بیٹھا تھا اور راہ تحقیق کے نشیب وفراز کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہمیں فتاوی رضویہ کی تخریج کے دوران کچھ مقامات پر مشکلات پیش آرہی ہیں۔ اعلیحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جہاں جہاں خزانۃ المفتین کے حوالہ جات دیئے ہیں ان کی تخریج نہیں ہو رہی اسلیئے کہ ''خزانۃ المفتین'' کہیں سے مل نہیں رہی۔ بندہ نے چونکہ مکتبہ علوم المرتضٰی میانی شریف کے مخطوطات میں خزانۃ المفتین کا مخطوط ملاحظہ کیا تھا چنانچہ میں نے بتایا کہ وہاں موجود ہے، چنانچہ مفتی صاحب نے مفتی محمد رفیق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے رابطہ کیا اور مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور انکے شعبہ حفظ کے مدرس قاری صاحب بڑے سائز کی دو جلدوں میں ''خزانۃ المفتین'' کا مخطوط لیکر خود لاہور جامعہ نظامیہ میں پہنچ گئے اور جامعہ نظامیہ کی لائبریری میں اس کی فوٹو کاپی تحقیقی کام کیلیئے رکھ دی گئی۔

مفتی صاحب میں انتہائی درجے کی سادگی اور عاجزی موجود تھی۔ علمی لحاظ سے بڑے پختہ تھے، نہایت ذہین اور سریع الفکر تھے۔ اعلیٰ درجہ کے طبیب بھی تھے۔ بڑے خوش خط تھے۔ علماء کیساتھ علمی بحث میں بڑی دلچسپی رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ صاحبزادہ صاحب کو اس علمی خاندان کا صحیح وارث بنائے اور مفتی صاحب کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔

والسلام

محمد اشرف آصف جلالی
جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام
داروغہ والا لاہور

10.2.2002